نمبر ۱۱۲	مورخہ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۱ھ	جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۱۸ مارچ ½۸ بجے شب لاہور سے واپس تشریف لائے۔ حضور کی صحت کے متعلق ۱۹ مارچ بوقت ۵ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج صبح پیٹ درد اور اسہال کی شکایت تھی گزشتہ دو دنوں میں بھی صبح کے وقت یہ شکایت رہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں *

۱۸ مارچ دوپہر کو چودھری اللہ بخش صاحب مالک اللہ بخش سٹیم پریس نے اپنے لڑکے عطاء اللہ کے ولیمہ کی دعوت وسیع پیمانہ پر دی۔ اور بعد نماز مغرب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے قریباً تین صد اصحاب کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اس میں شمولیت فرمائی۔ اور دعا کی *

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمیشہ رہنے والے جہان کی فکر کرو

(فرمودہ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

"کسی کا دکھ درد سے۔ اور کسی کا عیش میں گزارہ ہوتا ہے مگر عاقبت کا دکھ جھیلنا بہت مشکل ہے۔ اور وہ عذاب۔ اور اس کے دکھ درد ناقابل برداشت ہونگے۔ لہٰذا دانا وہی ہے کہ جو اس ہمیشہ رہنے والے جہان کی فکر میں لگ جائے۔ سو تم نمازوں کو سنوارو۔ اور خدا تعالےٰ کے احکام کو اس کے فرمودہ کے بموجب کرو۔ اس کی نواہی سے بچے رہو۔ اس کے ذکر اور یاد میں لگے رہو۔ دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو۔ اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع و سجود میں دعا کا موقعہ ہے۔ دعا کرو۔ اور غفلت کی نماز کو ترک کردو۔ رسمی نماز کچھ ثمرات مترتب نہیں لاتی۔ اور نہ وہ قبولیت کے لائق ہے۔ نماز وہی ہے۔ کہ کھڑے ہونے سے سلام پھیرنے کے وقت تک پورے خشوع خضوع اور حضور قلب سے ادا کی جائے۔ اور عاجزی اور فروتنی۔ اور انکساری اور گریہ زاری سے اللہ تعالےٰ کے حضور میں اس طرح سے ادا کی جائے۔ کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر ایسا نہ ہوسکے۔ تو کم از کم یہ تو ہو کہ وہ تمکو دیکھ رہا ہے۔ اس طرح کمال ادب اور محبت اور خوف سے بھری ہوئی نماز ادا کرو۔" (الحکم ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

برما میں تبلیغ کا نادر موقع

(۱) جماعت احمدیہ مانڈلے شہر اُن احباب جماعت احمدیہ سے پرزور اپیل کرتی ہے۔ جو برما کے مختلف حصوں میں رہتے ہیں۔ کہ یہ اعلان دیکھتے ہی وُہ سکرٹری تبلیغ جماعت مانڈلے سے خط وکتابت کریں۔ اور جس قدر برما زبان میں چھپے ہُوئے یا چھپنے والے اشتہاروں کی تعداد کی ان کو ضرورت ہو۔ منگوائیں۔ جو معمُولی لاگت پر بذریعہ وی۔ پی ارسال ہونگے۔

۲- دو مہینہ سے مانڈلے میں مخالفوں کی طرف سے برما زبان میں احمدیت کے خلاف اشتہار نکل رہے ہیں۔ اس لئے ان کا جواب دینا۔ اور برما زبان میں احمدیت کا لٹریچر بہم پہونچانا بہت ضروری ہے۔ لیکن یہاں صرف تین ملازمت پیشہ احمدی ہیں۔ لہذا احباب سے التماس ہے۔ کہ حسب استطاعت اس تبلیغی کام میں مدد کریں۔ امدادی رقوم بنام ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ مانڈلے۔ شانرو ڈسپنسری مانڈلے آنی چاہئیں۔ خاکسار احمد خاں سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ مانڈلے۔

اعلان بیعت

۶۔ مارچ ۱۹۳۳ء کو جناب چودھری دین محمد صاحب ذیلدار چودھریوالہ۔ ضلع گورداسپور سلسلۂ احمدیہ میں داخل ہُوئے۔ احباب استقامت کے لئے دعا کریں۔ پرائیویٹ سکرٹری۔

ایک دھوکہ باز کے متعلق انتباہ

ایک شخص مسمی منور دین (نام غالباً فرضی ہے) اپنے آپ کو بٹالہ شہر کا نومسلم کھتری بتلاتا تھا۔ پرائیویٹ سکرٹری کے دستخط کا ایک رقعہ۔ لے کر جس میں اس کے ملازم کرانے کی سفارش تھی۔ دہلی کے امیر جماعت سے مبلغ تیس روپے لیکر اور ایک اور صاحب کا ٹرنک لے کر بھاگ گیا ہے۔ اس کا حلیہ مندرجہ ذیل ہے۔ قد لمبا۔ رنگ سفید سُرخ۔ عمر ۴۰ سال سے ۴۵ سال تک۔ چہرے اور ہاتھوں کی ہڈیاں بہت ابھری ہوئی ہیں۔ چہرے پر جھُریاں سی بھی ہیں۔ باتیں ذرا رک رک کر کرتا ہے۔ کوئی دوست اس کے دھوکہ میں نہ آئے۔ بلکہ اگر ملے۔ تو اس کے متعلق پولیس میں اطلاع دیدیجائے۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان۔

اجرائے اخبار کی درخواست

ایک جگہ جو تبلیغ کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔ کوئی صاحب سردست چھ ماہ ہی کے لئے اخبار جاری کرا دیں۔ تو موجب ثواب ہوگا۔ (مینیجر الفضل قادیان)

درخواست ہائے دُعا

۱- میری اہلیہ بہت عرصہ سے بعارضہ تپ دق وسل بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد مبارک مبلغ سندھ۔ ۲- ملازمت کے سلسلہ میں میری آنکھوں کا معائنہ ہونے والا ہے۔ دوست کامیابی کے لئے دُعا کریں۔ خاکسار محمد یعقوب بہاول نگر۔ ۳- دوست میرے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ اور تبلیغ کے ہر میدان میں کامیابی عطا کرے۔ اور میری کمزوریوں کو دُور فرمائے۔ اور مجھے چند ایک مشکلات درپیش ہیں ان کو دُور کر دے۔ خاکسار مشتاق احمد از کراچی۔ ۴- عاجز کئی دنوں سے عوارض چشم سے علیل ہے دوست شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار فضل الرحمٰن خوردہ

۵- میرا لڑکا عارضۂ دماغی میں مبتلا ہے۔ دوست صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار شاہ محمد۔ از چک ۱۵۲۔

۶- برادرم محمد عاشق نیز بعض دوسرے دوست مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب دعائے کامیابی کریں۔ خاکسار فیاض الدین از لاہور۔

اَلفضل کے اگلے پرچے میں کیا ہوگا؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم خطبہ جمعہ

جو ۱۷ - مارچ ۱۹۳۳ء بمقام لاہور ارشاد فرمایا

یہ الفضل ان تمام سابق خریداران الفضل کو بھی بھیجا جائے گا جو اب کسی وجہ سے خریدار نہیں ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ وُہ اس نازک وقت میں جبکہ ہر احمدی کو فریضۂ دعوت وتبلیغ میں اپنی سرگرمیوں کو دوچند کر دینا چاہیئے۔ الفضل کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور کم از کم تین ماہ کے لئے ہی اس کے پھر خریدار بن جائیں گے۔ کیونکہ بہت اہم دینی دنیوی مفید مضامین شائع ہو رہے ہیں اور ہونگے۔ قیمت سہ ماہی دو روپے ۸ پیشگی بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ (مینیجر الفضل)

دُعائے مغفرت

۱- ۲۹- جنوری ۱۹۳۳ء کو میری لڑکی کا بمقام دہلی انتقال ہو گیا ہے اس کی یادگار ایک لڑکا بعمر ۱۷ سال ایک لڑکی بعمر ۹ سال ایک لڑکی بعمر ۶ سال اور ایک لڑکا بعمر ۲½ سال ہیں۔ خدا تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور بچوں کو عمر دراز دے۔ اور خادم دین بنائے۔ خاکسار شیخ غلام قادر از سیالکوٹ۔

الفضل۔ ہمیں اس صدمہ میں محترم شیخصاحب وآپ کے خاندان کے دیگر ممبران بالخصوص مرحومہ کے بھائی مولانا سالک کے ساتھ گہری ہمدردی ہے۔

۲- میری بیوی پانچ مارچ کی شب کو وفات پا گئیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار چوہدری نذیر احمد حلیم

۳- میری لڑکی فوت ہو گئی ہے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار شیخ محمد شریف ڈیرہ بابا نانک۔

بہاولپور کا مقدمہ تنسیخ نکاح

۱۳ - مارچ ۱۹۳۳ء مولانا غلام احمد صاحب مجاہد پر جرح ہُوئی۔ جرح شروع ہونے سے پیشتر اس سمن کی تعمیل ہوئی۔ جو ملتان سے اسی روز لڑکی کے نام آیا تھا۔ قبل ازیں دو دفعہ یہ سمن ڈسٹرکٹ جج صاحب کے پاس آچکا تھا۔ اور لڑکی کے باپ نے دونوں دفعہ جو پتہ دیا۔ اس پر سمن جاتا رہا۔ مگر تعمیل نہ ہوتی رہی۔ کیونکہ لڑکی کو وہاں سے کسی اور مقام پر بھیجدیا جاتا آج ضابطہ فوجداری ایکٹ نمبر ۵۔ دفعہ نمبر ۷ کی رُو سے شیخ مبارک احمد صاحب مختار نے جج صاحب سے کہا۔ کہ لڑکی کے باپ سے سمن کی تعمیل کرائی جائے سو تعمیل ہو گئی۔

جب بیان شروع ہوا۔ تو چند فقروں کے بعد فریق مخالف نے یہ سوال اٹھایا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے ساتھ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کیوں استعمال کئے جاتے ہیں۔ جج صاحب نے بھی کسی حد تک اس بات کی تائید کی۔ اور باوجود ہمارے مختاروں کی مدلل گفتگو کے اصرار ہوتا رہا آخر مجاہد صاحب نے کہا۔ اگر جج کوئی ہندو ہو۔ اور رنگیلا رسول کا لکھنے والا کسی مسلم شاہد کے متعلق اصرار کرے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مت کہو۔ تو کیا جج قانوناً مجاز ہے کہ نہ لکھے۔ یا اس شاہد کو روکے۔ اگر ایسا نہیں۔ تو ہمیں بھی روکنا نہیں چاہیئے۔ آخر مخالفین اپنے ارادہ میں ناکام رہے۔

مجاہد صاحب کا بیان باوجود مختصر کرنے کے کیونکہ ۲۴۰ صفحات پر مشتمل تھا۔ ۹۴ صفحات میں لکھایا گیا۔ خاکسار محمد عبد اللہ۔ مختار مدعا علیہ۔ بہاولپور۔

لاہور میں احمدی نوجوانوں کا جلسہ

۱۰- فروری احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے زیر اہتمام احمدیہ ہوسٹل میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

فَذَكِّرْ إِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

از جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ

مومنین کے دو گروہ

اعمال کے لحاظ سے مومنین کی تقسیم دو حصوں میں ہو سکتی ہے۔ ایک وہ گروہ ہے۔ جو السابق الی الخیر کہلانے کا مستحق ہے۔ اس گروہ کے افراد میں نیک اعمال کو بجالانے کا جوش طبعی طور پر پایا جاتا ہے۔ اور یہ گروہ بغیر کسی قسم کی یاددہانی یا انتباہ کے نیکی اور اللہ تعالےٰ کے راستہ میں خرچ کرنے میں دوسروں سے سبقت لے جاتا ہے۔ لیکن ایک دوسرا گروہ ہے جس میں اسلام کی محبت پائی جاتی ہے۔ لیکن ان کو یاددہانی اور تنبیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض افراد طبعاً غافل ہوتے ہیں۔ اور جب تک توجہ نہ دلائی جائے۔ حصول نیکی اور انفاق فی سبیل اللہ کے مواقع کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اور جب تک توجہ نہ دلائی جائے۔ ان میں احساس پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ انتباہ کے بعد ایسے لوگوں کی قربانی میں ایک خاص جوش پایا جاتا ہے۔ اور بعض ایسا جوش دکھاتے ہیں۔ کہ صفِ اولین میں کھڑے ہونے والوں کو بھی حیرت میں ڈالتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے چندہ دینے والے اصحاب

اس قاعدہ سے جماعت احمدیہ بھی مستثنےٰ نہیں ہے۔ اور مختلف رنگوں میں تحقیقات کرنے کے بعد مَیں اس رائے پر قائم ہوا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ کے تمام افراد اگر شرح کے مطابق باقاعدہ چندہ دیں۔ تو ہماری سالانہ آمد پانچ لاکھ روپیہ ہونی چاہیئے۔ اور یہ اعداد و شمار گورنمنٹوں کی رپورٹوں کی بنا پر ہیں۔ لیکن چندہ عام اور وصیت کی آمد عملی رنگ میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار کے ادھر اُدھر رہتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جماعت کے وہ دوست جو خود بخود اپنے جوش سے چندہ دیتے ہیں۔ ان سے چندہ وصول ہو جاتا ہے۔ لیکن جو حصہ جماعت اس قسم کی باقاعدگی کا عادی نہیں۔ وہ بعض دفعہ سالہا سال تک کچھ ادا نہیں کرتا۔ اور اس طرح خود ثواب سے محروم رہتا ہے۔ اور جبکہ اس وجہ سے تبلیغ اسلام میں جو نقص واقع ہو رہا ہے اور اسلام کی آخری کامیابی میں جس قدر تاخیر ہو رہی ہے۔ اس کی ذمہ دا[illegible] پر عائد ہوتی ہے۔ جو اس ضروری فرض کے ادا[illegible] رہے ہیں۔

جو خود ہوشیار ہیں۔ دوسروں کو ہوشیار کریں

اس کا علاج یہ ہے۔ جو ہوشیار رہیں۔ وہ غافلوں کو تنبیہ کریں اور جو خود جاگتے ہیں۔ وہ سونے والوں کو جگائیں۔ تاکہ ان کو دوہرا ثواب حاصل ہو۔ اور جماعت کے اموال میں جو کمی واقعہ ہو رہی ہے۔ وہ دُور ہو۔ اور ہمارے تمام کام سہولت سے سرانجام پائیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ الدال علی الخیر کفاعلہ۔ یعنی نیکی کے کام پر دلالت کرنے والے کو اُسی قدر ثواب مل جاتا ہے۔ جس قدر کہ نیکی کرنے والے کو ملتا ہے۔

وسیع اور لامحدود نیکی کے وارث

میری اپنی رائے تو یہ ہے۔ کہ چندہ کے معاملہ میں جو شخص دُوسروں سے چندہ وصول کرتا ہے۔ اور اس طرح ان کو باقاعدہ چندے ادا کرنے کی عادت ڈالتا ہے۔ وہ اُس شخص سے زیادہ نیکی کا مستحق ہے۔ جو محض اپنا چندہ بڑھ چڑھ کر ادا کرتا رہے۔ کیونکہ اموال کے خرچ کرنے کی آخر ایک حد ہے۔ اور ایک شخص اپنے محدود اموال میں سے ایک محدود رقم ہی دے سکتا ہے۔ خواہ اس کی نسبت دوسروں سے بڑھی ہوئی ہو۔ لیکن جو احباب اپنے حقوق ادا کرنے کے بعد دوسروں کو نیکی پر آمادہ کرتے ہیں۔ اور ان کو انفاق فی سبیل اللہ پر باقاعدگی کی عادت ڈالتے ہیں۔ وہ ایک وسیع اور لامحدود نیکی کے وارث ہوتے ہیں کیونکہ اس طرح وہ ایک جماعت کے نیکی حاصل کرنے میں ممد اور معاون بنتے ہیں۔ اور سلسلہ کی ضروریات کو پیدا کرنے میں مستقل اور قائم رہنے والے نظام کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ اور ایک ایسی سنت کے قیام میں حصہ لیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آخرکار اسلام باقی تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آئے گا۔

دین کے لئے خرچ کرنا

اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ کہ اس وقت مصیبت اور تنگی کا زمانہ ہے۔ لیکن آج کل اسلام سب سے زیادہ غریب۔ اور سب سے زیادہ تنگ حالات میں سے گزر رہا ہے۔ اور جو شخص اپنی جان پر اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے۔ کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے دین کی ضروریات کے لئے کچھ نہ بچا سکے۔ اس لئے ایسے تمام خیالات نفس دنی کے وساوس ہیں۔ جن سے مومن کو بچنا چاہیئے۔ اور اس جہاد کے موقعہ کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔

مہاشہ کرشن کی با اصُول اخبار نویسی

اخبار "پرتاپ" کے مہاشہ کرشن جی نے جن کو با اصول اخبار نویس ہونے کا بڑا دعوےٰ ہے۔ اور جو دُوسرے اخبارات کے مقابلہ میں صحیح اور جلد خبریں شائع کرنے کے مدعی ہیں۔ اپنے نام سے ایک نوٹ "مولانا ظفر علی خاں پر دفعہ ۱۰۷" کے عنوان سے لکھا جس میں جماعت احمدیہ کے خلاف اور رنگ میں نیش زنی کرنے کے علاوہ سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا۔ کہ "اس سے پہلے اس دفعہ کے ماتحت جب کبھی کارروائی کی گئی۔ تو دونوں فریقوں کے خلاف جن کی باہمی آویزش سے خللِ امن کا اندیشہ تھا۔ اس بار صرف ایک فریق کے خلاف کارروائی کی گئی ہے"

لاہور سے شائع ہونے والے روزانہ اخبار کا لاہور کے ہی ایک واقعہ کے متعلق اس قدر بے خبری کا ثبوت دینا۔ اس کے ذرائع معلومات اور اخباری انتظامات پر افسوسناک دھبہ ہے کیونکہ حکومت نے باوجودیکہ احمدیوں کی طرف سے کوئی خلافِ امن کارروائی نہیں ہوئی۔ چند احمدیوں پر بھی یہی دفعہ عائد کی۔ جو مولوی ظفر علی صاحب پر ان کی شرارتوں کی وجہ سے کی گئی۔ لیکن اس بے خبری کے علاوہ "پرتاپ" نے بے اصول ہونے کا بھی پورا پورا ثبوت دیا۔ جبکہ یہ علم ہو جانے کے باوجود۔ کہ دونوں فریق کے خلاف

کارروائی کی گئی ہے۔ اپنی غلط بیانی کی اصلاح نہ کی۔

دراصل ہندو اخبارات جو ہمیشہ سے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنا اپنا فرض سمجھے ہوئے ہیں۔ اس کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ کہ جا و بے جا ایک فریق کی حمایت کر کے فتنہ کو بڑھائیں۔ اسی غرض سے "پرتاپ" نے غلط بیانی کا ارتکاب کیا۔

ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کا موقع

وہ معاندین سلسلہ احمدیہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ ہر بات پر اعتراض کرنا اپنا کمال سمجھتے ہیں۔ انہیں اگر ہندوؤں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ پر اعتراض ہو۔ کہ

"وہ زمانہ آنے والا ہے۔ کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے۔ کہ کوئی ہندو دکھائی دے۔ مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا"

تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جس زمانہ کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا ہے۔ وہ شروع ہو چکا ہے۔ اور خود ہندو صفائی کے ساتھ اس کا اعتراف کر رہے ہیں۔ چنانچہ "ملاپ" (۱۵-مارچ) لکھتا ہے:-

"وہ بڑے بڑے ہندو جو ہندو دھرم سے اسی طرح کورے ہیں جس طرح افریقہ کے جنگلی لوگ زمانہ کا رنگ بدلتے دیکھ کر اپنے دھرم یا جاتی کو بدل رہے ہیں۔ ٹھیک وہی زمانہ آ پہنچا ہے۔ جو آج سے ساٹھ ستر برس پہلے تھا۔ جبکہ مغرب کی روشنی سے چندھیائے ہوئے لوگ عیسائی بنتے چلے جا رہے تھے۔ اس وقت سوامی دیانند نے اور آریہ سماج نے اس تباہ کن لہر کو روک کر ہندو جاتی کو بچایا تھا"

یہ درست ہے۔ کہ پڑھے لکھے ہندوؤں میں ہندو دھرم سے علیحدگی اختیار کرنے کا جو جذبہ پایا جاتا تھا۔ اسے دیانند جی نے اسلام کے خلاف فتنہ انگیز تعصب پیدا کر کے ایک حد تک روک دیا لیکن یہ روک چونکہ نہایت بودی تھی۔ اس لئے تھوڑے ہی عرصہ میں بے کار ثابت ہو گئی۔ اور اب آریہ سماجیوں کی اپنی جو حالت ہے، وہ "ملاپ" ہی کے الفاظ میں یہ ہے:-

"کچھ عرصہ سے آریہ سماج نے اپنی ان سرگرمیوں کو ڈھیلا کر رکھا ہے۔ اور خود آریہ سماج کے اندر ایسے مغرب زدہ لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو صدیوں پر کلہاڑا چلا رہے ہیں۔ اور جس مرکز پر تمام ہندوؤں کو جمع کرنے کے لئے سوامی دیانند اور آریہ سماج نے کوشش کی تھی۔ اسی کو توڑ رہے ہیں"

ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا الفاظ جو آپ نے ہندوؤں کے متعلق فرمائے۔ پورے نہیں ہو رہے۔ باقی رہا دوسرا حصہ جو یہ ہے۔ کہ "وہ اندر ہی اندر اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آ پہنچے ہیں"۔ ان کی صداقت بھی ظاہر ہے "ملاپ" اپنے مذکورہ بالا پرچہ میں ہی لکھتا ہے:-

"احمدی بڑے بڑے ہندوؤں کی اس کمزوری سے واقف ہیں۔ . . . . انہوں نے ہندو جاتی کی اس کمزور دیوار پر اب حملہ شروع کر دیا ہے"

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کی کتنی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے اب کیسا عمدہ موقعہ ہے پھر کیسے بدبخت ہیں وہ لوگ جو ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کرنیوالے احمدیوں کے رستہ میں روکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔

ہندوؤں کی طرف سے معاہدہ پونا کی مخالفت

پونا کا وہ معاہدہ جس کے مرتب ہونے کے بعد گاندھی جی نے فاقہ کشی ترک کر دی تھی۔ اگرچہ اس وقت تک ایک پرزہ کاغذ سے زیادہ حقیقت نہ رکھتا تھا۔ کیونکہ اس میں اچھوتوں سے جو عہد کیا گیا۔ اس کے پورا کرنے کی کوئی کوشش نہ کی گئی۔ اور نہ گاندھی جی نے اس کے لئے ہندوؤں کو آمادہ کرنے کی ضرورت سمجھی۔ لیکن اب بنگال کونسل میں ہندوؤں نے اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اچھوتوں اور مسلمانوں کے نما[illegible] کی مخالفت کے باوجود اسے ریزہ ریزہ کر کے پھینک دیا [illegible] نیز جی نے معاہدہ پونا کے خلاف جو قرارداد [illegible] کی تھی۔ وہ ۲۷-آراء کے مقابلہ میں ۳۶-آراء سے منظور ہو گئی۔ اور اس وقت تک ہندوؤں کے کسی حلقہ کی طرف سے اس کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ ہندو اب بھی پہلے کی طرح اچھوتوں کے ساتھ انصاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان کی غرض میثاق پونا کے ذریعہ گاندھی جی کی جان بچانا تھی وہ چونکہ حاصل ہو گئی۔ اس لئے ہندوؤں کو اچھوتوں کے ساتھ انصاف کرنے کی ضرورت نہ رہی۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ جب معاہدہ پونا کی مخالفت شروع کر کے ہندوؤں نے اچھوتوں کو پھر ہندوؤں سے علیحدہ ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔ تو کیا گاندھی جی اب ہندوؤں کے خلاف فاقہ کشی شروع کریں گے۔

مسلمان لیڈروں میں افسوسناک کشمکش

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ایسے وقت میں جبکہ مسلمانوں کو اپنے سیاسی اور ملکی حقوق کی حفاظت کے لئے متحدہ محاذ قائم کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔ دہلی میں سیاسی لیڈروں نے اتحاد کی جو کوششیں کیں۔ وہ چند عاقبت نااندیش لوگوں کی وجہ سے اور زیادہ افتراق کا موجب بن گئیں۔ اور جب سر محمد یعقوب نے لیگ اور کانفرنس کے الحاق کے متعلق اپنی قرارداد اس لئے واپس لے لی۔ کہ کسی فریق کو شکایت کا موقع نہ ملے۔ اور تمام طبقوں میں خوشنودی اور تعاون پر زور دیا۔ اور اس طرح خوشگوار فضا پیدا ہو گئی۔ تو صدر نے اپنی خود رائی اور مطلق العنانی سے سر محمد یعقوب کو مسلم لیگ کی سکرٹری شپ سے محض اپنے رولنگ سے علیحدہ قرار دے دیا۔ اور اس طرح از سر نو تلخی پیدا ہو گئی۔ مسلمان لیڈروں کی اس باہمی کشمکش نے مسلمانوں کے لئے جس قدر نازک صورت پیدا کر دی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ ان تحریروں سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو ہندوؤں کی طرف سے اس موقعہ پر شائع ہوئی ہیں۔ کاش مسلمان دور اندیشی سے کام لیں۔

کانگرسی لیڈر اور سول نافرمانی

حکومت نے کانگرس کے مقابلہ میں جو طریق عمل اختیار کر رکھا ہے۔ اور جس میں کسی موقعہ پر کمزوری نہیں پیدا ہونے دی۔ اس کا یہ نتیجہ رونما ہو رہا ہے۔ کہ کانگرس کے بڑے بڑے لیڈر سول نافرمانی سے علیحدگی اختیار کر کے حکومت کے آگے ہتھیار ڈال دینا ضروری قرار دے رہے ہیں۔ کانگرس کے مشہور لیڈر مسٹر دوارکا داس سول نافرمانی کے خیال کو ترک کرنے کا عہد کر کے جیل سے رہا ہو چکے ہیں۔ مسٹر کیلکر صاف الفاظ میں کہہ رہے ہیں۔ کہ کانگرس سول نافرمانی واپس لے لے۔ بلکہ میری تو یہ خواہش ہے۔ کہ کانگرس کونسلوں کے بائیکاٹ کے متعلق بھی اپنے پروگرام میں تبدیلی کرے۔ تاکہ ملک میں دوبارہ خوشحالی کا دور دورہ ہو۔ حتیٰ کہ کانگرس کے سنئے صدر مسٹر اینے بھی سول نافرمانی ترک کرنے پر آمادہ نظر آتے ہیں۔

کانگرسی لیڈروں میں یہ تبدیلی جو روز افزوں ہے۔ نہایت خوشکن ہے۔ اور اگر حکومت نے کانگرس کے متعلق اپنے رویہ میں تبدیلی نہ کی۔ تو امید ہے۔ کہ کانگرس کی خلاف قانون۔ اور خلاف امن ساری سرگرمیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور ملک تباہی کے اس گڑھے سے نکل سکے گا۔ جس میں کانگرس نے اسے دھکیل رکھا ہے۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ اب نئے حالات میں کانگرسی لیڈروں کو اپنے سابقہ رویہ میں تبدیلی کرنے کے متعلق غور کرنے کا موقعہ دے۔

احمدیت کے متعلق مضمون

حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ نے اسلام کو شدید نقصان پہنچایا

ہمہ عیسائیاں را از مقالِ خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستارانِ میت را

منکرین کی مخالفت اور اللہ تعالیٰ کا قانون

قرآن مجید میں ایک ہی بات ہے۔ جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے اظہار افسوس کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون یعنی لوگوں پر ہم کو بہت افسوس ہے۔ کہ ان کے پاس جو کوئی بھی رسول آیا۔ انہوں نے اس سے ہنسی اور مذاق ہی کیا۔ گویا لوگوں میں رسولوں کی تکذیب اور ان پر ایمان نہ لانے کا مرض ابتدائے آفرینش سے چلا آیا ہے۔ نادان منکرین اپنی کم عقلی اور کج فہمی کی وجہ سے یہ خیال کر کے کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ خدا کے محبوب کو طرح طرح کی تکالیف کا نشانہ بناتے۔ اور قسم قسم کے فتوے اس پر لگاتے ہیں۔ اور اسکی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ مصیبت کے وقت میں اپنے رسولوں کی نصرت کر کے دکھاتا ہے۔ تا اس کی قدرت کی جلوہ نمائی ہو۔ او نادان منکرین اپنے کئے پر پشیمان ہوں۔ نیز یہ دیکھ لیں۔ کہ خدائے قادر مطلق کے سامنے ان کی اور ان کی تدابیر کی حیثیت کچھ نہیں *

خدا تعالیٰ کی قدرت کے منافی عقیدہ

لیکن اس قانون کے خلاف آج کل کے مسلمان جو حیات مسیح کے قائل ہیں۔ یہ کہتے ہیں۔ کہ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یہود نے صلیب پر قتل کرنا چاہا۔ تو خدا تعالیٰ نے بجائے اس کے کہ دنیا میں ہی انہیں یہود کے پنجہ سے نجات دلا کر کفار کا منہ کالا کرتا۔ انہیں آسمان پر اٹھالیا۔ اور دو ہزار [illegible] سے اپنے پاس بٹھا رکھا ہے۔ گویا ان کے نزدیک خدا تعالیٰ اسباب پر قادر نہ تھا۔ کہ کفار کے ہاتھوں سے حضرت مسیح کو بچا سکتا۔ اور اس نے یہود کے ڈر کے مارے حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اٹھالیا۔ اور اس طرح ان سے وہ سلوک کیا۔ جو اور کسی نبی کے ساتھ نہیں کیا *

حضرت ابراہیمؑ سے اللہ تعالیٰ کا سلوک

حضرت ابراہیم دنیا میں مبعوث ہوئے۔ تو بد فطرت لوگوں نے ان کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو بہت تکالیف دیں۔ اور شرارتوں میں اس قدر ترقی کی۔ کہ خلیل اللہ کو آگ میں ڈال دیا۔ اور یہ خیال کر لیا۔ کہ بس ہم نے اس شخص سے نجات پالی۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور اس نے آگ کو حکم دیا۔ کہ یا نار کونی برداً وسلاماً علی ابراھیم کہ اے آگ تو ٹھنڈی ہو جا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم کو زندہ رکھنا میرا مقصد ہے۔ ایسے خطرناک موقعہ پر بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو آسمان پر نہیں اٹھایا۔ بلکہ دنیا میں ہی کفار کے شر سے نجات دے کر ثابت کر دیا۔ کہ میں قادر مطلق ہوں *

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کا سلوک

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب رحمۃ للعالمین ہو کر دنیا میں تشریف لائے۔ تو بد قسمت منکرین نے حضورؐ پر نور کو طرح طرح کی تکالیف دیں۔ گندے گندے القاب سے آپ کو یاد کیا۔ کئی دفعہ مارا پیٹا یہاں تک کہ آپ کا بدن مبارک لہولہان کر دیا۔ آپ کا دانت مبارک بھی شہید کیا گیا۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آسمان پر نہیں اٹھایا۔ بلکہ ان کو اسی دنیا میں کفار سے نجات دی۔ اور ان پر غلبہ عطا فرمایا۔ یہاں تک کہ فتح مکہ کے دن سب حضور کے سامنے پیش ہو کر معافی کے خواستگار ہوئے۔ اور معافی حاصل کی۔

یہ امتیاز کیوں؟

اب قائلین حیات مسیح کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح کے علاوہ باقی تمام انبیاء کو بھی تو بہت تکالیف کفار نے دیں۔ ان کو آسمان پر خدا تعالیٰ نے کیوں نہ اٹھایا۔ اور حضرت مسیح ناصری میں وہ کونسی خصوصیت اور افضلیت ہے۔ کہ ان کو آسمان پر اٹھا لیا۔ پھر کیا یہ شرم کا مقام نہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو تمام انبیا اور تمام دنیا کے سردار ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے سب سے زیادہ محبوب وجود ہیں۔ وہ تو اسباب سے محروم رہیں۔ مگر حضرت مسیح کو اللہ تعالیٰ آسمان پر اٹھالے *

خدا تعالیٰ کی سبحانیت پر حملہ

حیات مسیح کے عقیدہ سے خدا تعالیٰ کی شانِ سبحانیت گر جاتی ہے۔ کیونکہ جب خدا تعالیٰ نے ان کفار کو جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ معجزہ مانگا تھا۔ کہ آپ ان کو آسمان پر چند منٹ کے لئے ہی چڑھ کر دکھائیں تو ایمان لے آئیں گے۔ یہ جواب دیا۔ کہ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولا (بنی اسرائیل ع ۱) یعنے اے محمدؐ ان لوگوں کو کہہ دے۔ کہ میرا رب سبحان ہے اس لئے میں ایک انسان ہو کر آسمان پر کس طرح جا سکتا ہوں۔ تو اس سے معلوم ہوا۔ کہ کسی انسان کا آسمان پر جانا خدا تعالیٰ کی شانِ سبحانیت کے سراسر خلاف ہے۔ اب قائلین حیات مسیح ذرا انصاف سے کام لے کر بتائیں۔ کہ ان کے اس عقیدہ سے کہ حضرت مسیح آسمان پر چلے گئے ہیں خدا تعالیٰ کی سبحانیت باطل ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ کیونکہ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آسمان پر جانے سے تو خدا تعالیٰ کی سبحانیت پر دھبہ آتا ہو۔ مگر حضرت مسیح کے آسمان پر جانے سے اس کی سبحانیت پر داغ نہ آئے

شرک فی الصفات

دوسری بات جو حیات مسیح کے عقیدہ رکھنے سے خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف لازم آتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کھانے اور پینے سے پاک ہونا۔ مرور زمانہ کا اثر قبول نہ کرنا۔ اور الآن کما کان ہونا صرف خدا تعالیٰ کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ اب اگر حضرت عیسےٰؑ دو ہزار برس سے نہ کھاتے ہیں۔ نہ پیتے ہیں۔ نہ زمانہ کا گزرنا ان پر کوئی اثر ڈالتا ہے۔ بلکہ وہ جیسے پہلے تھے ویسے ہی اب بھی ہیں۔ تو خدا تعالیٰ میں اور ان میں کوئی فرق نہ رہا۔ اور نعوذ باللہ ان کو خدا کا شریک فی الصفات ماننا پڑا۔ اور بے شک اس عقیدہ کے رکھنے سے ہم عیسائیوں کے اس دعویٰ کی تائید کرنے والے ٹھہرے۔ کہ مسیح خدا یا خدا کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ کہ

ہمہ عیسائیاں را از مقالِ خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستارانِ میت را

اللہ تعالیٰ کے قول اور فعل میں تضاد

تیسری بات جو حیات مسیح کے عقیدہ سے خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف لازم آتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں اختلاف ماننا پڑتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تمام بنی نوع انسان کے لئے یہ قانون بیان فرمایا ہے۔ کہ فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون کہ اے لوگو تم اس زمین پر زندگی بسر کرو گے۔ اسی زمین پر مرو گے

اور اسی سے پھر نکالے جاؤ گے۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا یعنے خدا تعالےٰ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ حضرت مسیح ایک انسان ہیں۔ اس لئے اگر ہم ان کے متعلق یہ اعتقاد رکھیں۔ کہ وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ تو یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے قانون کو بدل دیا۔ اور اس نے اپنے قول کے خلاف عمل کیا۔ حالانکہ قول اور فعل میں اختلاف ہونا خدا تعالےٰ کی عظیم الشان ہستی تو درکنار معمولی انسان کے لئے بھی بہت بری بات ہے ؛

اب میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ حیات مسیح کے ماننے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کو کس قدر نقصان پہنچتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین

حضرت عیسےٰ کو آسمان پر ملنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خطرناک ہتک ہے۔ کیا یہ شرم کا مقام نہیں۔ کہ تمام دنیا کا سردار تو زمین میں مدفون ہو۔ اور ان سے بہت کم شان کا نبی آسمان پر خدا تعالےٰ کے پاس بیٹھا ہو۔ اگر کہا جائے۔ کہ آسمان پر جانا کوئی فضیلت نہیں۔ تو یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ قائلین حیات مسیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شب معراج میں تھوڑے عرصہ کے لئے آسمان پر جانے کو بھی بڑے فخر کے ساتھ بیان کیا کرتے ہیں۔ اور کہا کرتے ہیں۔ کہ دیکھو ہمارے رسول اکرم آسمان پر ہو کر آئے۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ ان کے نزدیک آسمان پر جانا فضیلت ہے۔ اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کچھ عرصہ کے لئے ہی آسمان پر جانا قابل فخر ہے۔ تو حضرت عیسےٰ کا دو ہزار سال سے وہاں موجود ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ٹھہراتا ہے۔ یا نہیں

پس اے حیات مسیح کے قائلو خدا کے لئے ذرا عقل سے کام لو۔ اور مسیح ناصری کو مرنے دو۔ کہ اس میں ہی اسلام کی زندگی ہے

حضرت عیسےٰ کے بعد آنے والا نبی

قرآن مجید میں حضرت مسیح ناصری کی زبان سے یہ پیشگوئی بیان کی گئی ہے۔ کہ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنے میں بشارت دیتا ہوں۔ ایک ایسے رسول کی جو میرے مرنے کے بعد آئے گا۔ اور اس کا نام احمد ہوگا۔ اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا بہر حال حضرت مسیح ناصری کی وفات کے بعد ہونا چاہیئے۔ اب اگر ہم حضرت عیسیٰ کو اب تک زندہ مان لیں۔ تو اس کا مطلب ہے کہ احمد موعود جس کی مسیح ناصری نے بشارت دی تھی۔ وہ نہیں آیا پس اب دو ہی صورتیں ہیں۔ اگر آپ کہیں کہ موعود احمد آ گئے ہیں تو وفات مسیح ثابت ہے۔ کیونکہ احمد کا آنا آپکی وفات کے بعد مقدر تھا۔ اور اگر کہو۔ حضرت مسیح زندہ ہیں۔ تو احمد موعود کا انکار لازمی ہے۔ اور ماننا پڑے گا۔ کہ موعود احمد ابھی نہیں آیا

آنحضرت صلعم کے افاضۂ روحانی کا استخفاف

حیات مسیح کا عقیدہ حدیث امامکم منکم کے بھی سراسر خلاف ہے۔ یعنے حدیث شریف پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ وہ امام اور مہدی اے امت محمدیہ تم میں سے ہی ہوگا۔ کسی اور امت کا فرد نہ ہوگا۔ اور عقلاً بھی یہی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ بموجب احادیث صحیحہ دجال کا پیدا ہونا۔ امت محمدیہ کے افراد کا یہود کے نقش قدم پر چلنا۔ قرآن مجید کو چھوڑ دینا۔ یہ سب باتیں تو امت محمدیہ کے افراد میں ہوں گی۔ لیکن ان کی ہدایت کے لئے اگر کوئی آئیگا تو امت موسویہ کا ایک نبی۔ جس کا یہ مطلب ہوا۔ کہ امت محمدیہ کے حصہ میں (نعوذ باللہ) صرف برائی ہی برائی ہے۔ اور نبوت جو خدا تعالےٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ اس سے امت محمدیہ کے افراد بالکل محروم ہیں۔ حالانکہ امت محمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں خیر امت قرار دیا ہے۔ اور یہ اچھی خیر امت ہوئی۔ کہ اس میں دجال وغیرہ تو پیدا ہوں لیکن ان کی اصلاح کے لئے نازل امت موسویہ میں سے ہو۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شان نہیں ہے۔ کہ ان کے افاضۂ روحانی سے حصہ پاکر کوئی شخص مسیح و مہدی ہو۔

قرآن پاک کی تغلیط

اگر مسیح ناصری ہی اس امت محمدیہ میں نازل ہوں تو ان کی اپنی شان کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن مجید ان کو رسولاً الیٰ بنی اسرائیل کہہ کے پکارتا ہے پس اگر وہ امت محمدیہ میں نازل ہوں گے۔ تو پھر وہ کافۃ للناس ہو جائیں گے۔ یعنے تمام دنیا کی طرف رسول ہوں گے جس سے قرآن مجید کی یہ بات کہ رسولاً الیٰ بنی اسرائیل غلط ٹھہرتی ہے۔

پس اے حیات مسیح کا اعتقاد رکھنے والو! خدا کے لئے اس عقیدہ کو ترک کر دو۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کی شان کما حقہٗ دنیا میں جلوہ نما ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رتبہ اپنی پوری شان میں ظاہر ہو۔ اور امت محمدیہ کو نبوت کی نعمت عظمےٰ سے بہرہ ور ہونے دو۔ تم کیوں خواہ مخواہ نصاریٰ کے عقائد کی تائید میں جان توڑ کوشش کر رہے ہو۔ اور اپنے اوپر اپنے دشمن کو غالب کرنے کے سامان پیدا کر رہے ہو۔

خاکسار:
عطاء الرحمٰن مولوی فاضل مبلغ اڑیسہ

ذکر و فکر

کیا تو خود بھی گواہ ہے؟

اے عزیز بیسیوں دفعہ تیرے سامنے نماز باجماعت میں امام نے والتین والزیتون کی سورۃ پڑھی ہوگی۔ اور اسکی آخری آیت یعنی الیس اللہ باحکم الحاکمین (کیا اللہ سب حاکموں پر حاکم نہیں ہے؟) کی تلاوت کے جواب میں مقتدیوں کے قول بلیٰ وانا علیٰ ذالک من الشاہدین (ہاں ہے اور ہم بھی اس پر گواہ ہیں۔) سے مسجد گونج اٹھی ہوگی اور خود تو نے بھی یہ جواب سب کے ساتھ ملکر دیا ہوگا۔ مگر کیا یہ بھی کبھی تو نے خیال کیا ہے۔ کہ میں جو بات کہہ رہا ہوں۔ یہ واقعی سچ بھی ہے کیا سچ مچ تو اس بات کا اپنے علم کی بنا پر شاہد اور گواہ ہے۔ کہ خدا سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم ہے۔ کیا تیرے علم میں یا تجھ پر گزرا ہوا کوئی ایسا واقعہ یا واقعات ہیں جنکی بنا پر تو خود اسبات پر گواہ ہو۔ کہ دنیا کے حاکموں نے ایک فیصلہ کیا۔ مگر احکم الحاکمین نے اس فیصلہ کو توڑ دیا۔ اور ان حکام کی کچھ نہ چلنے دی۔ اگر ایسا ہے۔ تو تجھے شک مبارک ہے۔ کہ تو اللہ تعالےٰ کی ایک صفت کا چشم دید شاہد ہے۔ لیکن اگر ایسا نہیں۔ اور تیرے علم میں کوئی ایسا واقعہ نہیں۔ تو پھر تیرا ایکبار کر یہ کہنا۔ کہ بلیٰ وانا علیٰ ذالک من الشاہدین کیا جھوٹ تو نہیں۔ کیا اس قول کے کہتے وقت تجھے آج تک یہ خیال کبھی آیا بھی ہے۔ کہ میں جو بلند آواز سے چیخ چیخ کر گواہی دے رہا ہوں۔ آیا میں اس بات کا واقعی گواہ بھی ہوں۔ یا یونہی غلط دعوے کر رہا ہوں۔ ممکن ہے کہ تو نے غور ہی نہ کیا ہو۔ اور لوگوں کی نقل میں تو بھی گواہ بننے کا دعوے کرتا ہو۔ سو اب غور کرے۔ اور دو چار آپ بیتی یا جگ بیتی کے واقعات اپنے ذہن میں جمع کرے۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہو۔ کہ وہ احکم الحاکمین یعنے سب حاکموں کا حاکم ہے۔ اور ان کے ساتھ پر اس کو جبلۃ چاہیئے تو ر سکتا ہے جسطرح ہائی کورٹ ماتحت عدالتوں کے فیصلہ کو منسوخ کر سکتی ہے یا گورنر ماتحت افسران کے احکام کو منسوخ کر سکتا ہے۔ ایسے واقعات بہت کثرت سے دنیا میں ہوتے ہیں۔ ورنہ کبھی اللہ تعالےٰ ہر ایک مسلمان سے اس شہادت کا مطالبہ نہ کرتا۔ سو اے عزیز ایک مشہور واقعہ جو اس زمین میں ہمارے سلسلہ کے ہر ایک شخص کو یاد رکھنا چاہیئے۔ وہ تقسیم بنگالہ کی پیشگوئی والا واقعہ ہے۔ جسمیں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا تھا۔ کہ بنگالیوں کی دلجوئی ہوگی مگر گورنمنٹ بنگال نے باوجود ایجی ٹیشن اور درخواستوں اور ہر قسم کی تحریکات کے تقسیم بنگالہ کو قائم رکھا۔ پھر گورنمنٹ آف انڈیا نے بھی اس تقسیم کے توڑنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے بعد وزیر ہند کی باری آئی۔ اور پارلیمنٹ میں یہ معاملہ گیا۔ مگر آخر تک یہی جواب ملا۔ کہ یہ فیصلہ قائم رہے گا۔ اور ہرگز کسی صورت میں تقسیم بنگالہ منسوخ نہیں ہو سکتی۔ مگر جب تمام حاکم جواب دے چکے۔ اور بنگال گورنمنٹ سے لیکر

"امرتسر میں ۵ مارچ کا دن دیکھنے کے قابل تھا"

تبلیغ اسلام میں مزاحم ہونے والے مسلمانوں کی ناکامی و نامرادی

امرتسر جہاں کئی دن پہلے سے نام نہاد مسلمانوں کے ایک طبقہ کی طرف سے اسباب کی تیاریاں کی جارہی تھیں۔ کہ ۵ مارچ کو جب جماعت احمدیہ کے افراد غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے نکلیں۔ تو ان کی مزاحمت کی جائے۔ جہاں متواتر کئی روز سے علماء کہلانے والے چیخ چیخ کر عوام الناس کو یہ تلقین کر رہے تھے۔ کہ ۵ مارچ کو احمدیوں کو ان کے گھروں سے نہ نکلنے دیا جائے۔ تاکہ نہ وہ کسی غیر مسلم کے پاس پہنچ سکیں۔ اور نہ اسے کلمہ حق سنا سکیں۔ جہاں نہایت شرارت آمیز طریقوں سے احمدیوں پر اس لئے تشدد کرنے کے لئے اشتعال دلایا جارہا تھا۔ کہ وہ خوفزدہ ہو کر اشاعت اسلام کا فرض ادا نہ کرسکیں۔ وہاں کے متعلق ان عجیب وغریب مسلمانوں کے کارناموں کی کوئی تفصیلی رپورٹ تو ہماری نظر سے نہیں گزری۔ البتہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اہلحدیث ۱۰ مارچ میں اجمالی تذکرہ کرتے ہوئے فخریہ انداز میں لکھا ہے۔ "امرتسر میں ۵ مارچ کا دن دیکھنے کے قابل تھا۔ بجائے اس کے کہ مرزائی ہندوؤں کو تبلیغ کرتے۔ طلباء عربی مرزائیوں کو تلاش کر کر کے بازاروں گلیوں اور ان کے گھروں میں پکڑ کر تبلیغ حق کا حق ادا کرتے تھے۔" گویا بالفاظ مولوی ثناء اللہ صاحب یہ طریق اس لئے اختیار کیا گیا تاکہ احمدی ہندوؤں کو تبلیغ اسلام نہ کرسکیں۔ ورنہ خاص اس دن جو کہ احمدیوں نے غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے وقف کیا۔ احمدیوں کو تلاش کر کر کے اور پکڑ پکڑ کر تبلیغ کرنے کے کیا معنی۔ احمدی تو ہر وقت اس بات کے شائق رہتے ہیں۔ کہ کوئی اپنی باتیں سنائے۔ اور ان کی سنے وہ لوگ جو ۵ مارچ کو احمدیوں کی تلاش میں پھرتے رہے۔ باقی ایام کہاں گزارتے ہیں۔ اور ان میں وہ کیوں احمدیوں کی تلاش کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ نہ "حق" ان کے پاس ہے۔ اور نہ ان میں جرأت ہے۔ کہ جس چیز کو حق سمجھے بیٹھے ہیں۔ اسے احمدیوں کے سامنے پیش کرسکیں۔ ان کی غرض تو محض شرارت اور فتنہ انگیزی ہے۔ اور اشاعت اسلام کے رستہ میں روڑے اٹکانا۔ چونکہ ان میں اتنی ہمت نہیں ہے۔ کہ اسلام کو غیر مسلموں کے سامنے معقول صورت میں پیش کرسکیں۔ اس لئے نہ تو خود تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ اور نہ یہ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ اس فرض کو بجا لائے۔ اس وجہ سے انہوں نے احمدیوں کے خلاف شرارت سے کام لیا۔ اور اسی کارنامہ کی بناء پر مولوی ثناء اللہ نے لکھا کہ "امرتسر میں ۵ مارچ کا دن دیکھنے کے قابل تھا۔" ہم بھی اس فقرہ کو درست سمجھتے ہیں۔ مگر اس لحاظ سے کہ نام نہاد مسلمانوں کی تبلیغ اسلام کے خلاف انتہائی کوششوں کے باوجود امرتسر کے احمدیوں نے پوری سرگرمی اور کامیابی کے ساتھ ہر طبقہ ہر درجہ اور ہر مذہب کے لوگوں میں تبلیغ اسلام کی۔ ایک طرف تبلیغ اسلام کے متعلق احمدیوں کا انہماک اور دوسری طرف بعض مسلمان کہلانے والوں کا تبلیغ اسلام میں مزاحم ہونا۔ اور انسانیت و شرافت کو بالائے طاق رکھ کر شرمناک حرکات کا ارتکاب کرنا فی الواقعہ ایسا نظارہ تھا جس کے باعث "امرتسر میں پانچ مارچ کا دن دیکھنے کے قابل تھا۔" اور جس کی کسی قدر تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

خدا کی شان ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے جو تحریک ہوتی ہے۔ وہ مومنین کے لئے علو ہمت افزائش روح اور ازدیاد ایمان کا اور معاندین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حق میں بوجہ بماکسبت ایدیھم خسران و تباب اور حسد کا موجب ہوتی ہے۔

۵ مارچ کا یوم التبلیغ اس امر کی زبردست شہادت ہے۔ امرتسری ملاؤں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ کہ احمدیوں کو غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام نہیں کرنے دیں گے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے احمدیت کے خلاف جلسے کئے گئے۔ اشتہارات شائع کرکے حرمت امن کو تباہ کرنے کی ناکام کوششیں کی گئیں۔ چنانچہ نام نہاد انجمن تبلیغ الاسلام کا اشتہار "ہندوؤں کے نام مسلمانوں کا پیغام" سراسر بے بنیاد اتہامات کا پلندہ اور بہتانات و الزامات کی پوٹ نکلا۔ اگر اسے خرمن امن و امان کو تباہ کرنے والی چنگاری کہا جائے تو بالکل مناسب ہے۔ ہندوؤں کو اکسایا گیا۔ کہ احمدیوں کی بات نہ سنو۔ کیونکہ ہم ان کو اسلام سے خارج کرچکے ہیں۔ یہ (احمدی) ۵ مارچ کو تمہارے گھروں پر ہلہ بولیں گے۔ اور فساد کریں گے ہم مسلمان ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

شیخ خیرالدین کی مسجد میں دو ہفتے متواتر جلسے کئے گئے اور پبلک سے عہد لیا گیا۔ کہ جب تک احمدیت کو صفحہ ہستی سے نہ مٹالیں گے۔ اس وقت تک دم نہ لیں گے۔ پچھلے جمعہ کے روز مولوی ظفر علی نے تقریر کی۔ اور حاضرین سے کہا کہ بتاؤ تم دنیا میں رہنا چاہتے ہو یا احمدی۔ اچھا اگر تم رہنا چاہتے ہو تو احمدیوں کو نیست و نابود کردو۔ امرتسری احراریوں نے شہر کے محلہ بمحلہ جلسے کرکے لوگوں کو بہت مشتعل کیا۔ اشتعال دلایا اور احمدیہ جماعت کے مکمل بائیکاٹ کی قراردادیں پاس کیں۔ کٹڑہ خزانہ کے جلسہ میں ایک ذمہ دار احراری لیڈر نے اس بات پر بہت زور دیا۔ کہ احمدیوں کا بائیکاٹ کرو۔ بلکہ ان سے چھوت چھات کرو۔ شہر میں رہنا ان کے لئے محال کردو۔ اور انسانی آبادی میں ان کے لئے عرصہ حیات تنگ کردو۔ ان کے مکانوں میں کرایہ پر نہ رہو۔ اور اپنے مکانوں میں ان کو کرایہ پر نہ رہنے دو۔ بول چال۔ لین دین۔ بالکل منقطع کردو۔ اس طرح سے یہ لوگ خود بخود شہر چھوڑ کر آبادی سے باہر دور چلے جائیں گے چوہڑوں اور چماروں چمر بگوں کی طرح ٹھٹھیوں میں رہیں گے۔ ان کی عورتوں کو اپنے گھروں میں مت داخل ہونے دو۔ اگر آئیں تو دورہش کرکے دھتکار دو۔ اور کہو۔ کہ مکان کے اندر مت آؤ باہر کھڑی ہو کر بات کرو۔ اخبار زمیندار کا قادیان نمبر شہر میں مفت بانٹا گیا مساجد کے اماموں سے اپنی اپنی مسجدوں میں بٹوں کھیلی مچائی۔ اور اس قدر فتنہ و فساد کی آگ بھڑکائی۔ کہ اگر احمدیوں کا رویہ امن پسندانہ اور اپنے مقدس امام کی عفو و حلم اور بے ستمی کے مقابلہ میں نرمی اور گالی کے بدلہ دعا اور بدی کے بدلہ نیکی کی تعلیم کا پورا پورا پاس اور عمل درآمد نہ ہوتا تو مولویوں کی اشتعال انگیزی اپنا رنگ ضرور لاتی۔ یوم التبلیغ کو مسجدوں کے درویش لوکھلاتے ہوئے بازاروں میں پھرتے تھے۔

اخبار زمیندار لاہور اور مساوات امرتسر نے تو یہ تار مولانا پیش کیا۔ کہ ہندو سکھ عیسائی اور مسلمان سب اکھٹے ہو کر احمدی جماعت کو مٹاؤ۔ نور افشاں اور آریہ مسافر وغیرہ اخبارات کی حوصلہ افزائی کرو۔

امرتسر کے یہ حالات اور فضا تھی۔ جس میں حضرت احمد نبی اللہ کی جماعت نے ہستی باری تعالے توحید و رسالت اسلام اور احمدیت کا پیغام حق غیر مسلموں کو پہنچانا تھا۔ اور خدا کے فضل سے اس نے پہنچایا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

احمدی احباب کے الگ الگ گروپ بنائے گئے۔ جنہوں نے صبح سے شام تک اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ کی۔

(۱) ہندو جرائد اور اخبارات کے ایڈیٹروں کو تبلیغ کرنے والا گروپ

(۲) سکھ اور دیگر غیر مسلم ایڈیٹروں اور مضمون نگاروں و مصنفین کو تبلیغ کرنے والا گروپ

۳۔ عیسائیوں کو تبلیغ کرنے والا گروپ۔ ۵ مارچ کو چونکہ اتوار تھا۔ کثرت سے عیسائی گرجا میں آتے ہیں۔ امرتسر میں چار گرجے ہیں۔ جن دوستوں کی وہاں ڈیوٹی تھی۔ وہ علی الصباح گرجوں کے دروازوں پر جا کھڑے ہوئے۔ انگریزی اردو ہندی گورمکھی میں چھپا ہوا لٹریچر ان کے پاس تھا۔ جو صبح سے شام تک تقسیم کیا گیا۔

۴۔ غیر مسلموں کی مذہبی درس گاہوں میں تبلیغ کے لئے ایک وفد مقرر کیا گیا۔

۵۔ مندروں پاٹھ شالوں، دھرم سالوں، گردواروں، اکھاڑوں اور استھانوں۔ تیرتھوں میں جا کر تبلیغ کرنے کے لئے ایک گروپ کی ڈیوٹی لگائی گئی۔

۶۔ غیر مسلموں کے مذہبی پیشواؤں مثلاً پادریوں پوجاریوں مہنتوں۔ پروہتوں سنتوں گروؤں بھائیوں گرنتھیوں پنڈتوں مہاتماؤں اور شاستریوں وغیرہ کو تبلیغ کرنے کے لئے ایک گروپ روانہ کیا گیا۔

۷۔ غیر مسلم وکلاء کو تبلیغ کرنے کے لئے احمدی وکلاء تشریف لے گئے۔

۸۔ ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں کو تبلیغ کرنے کے لئے احمدی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ڈیوٹی لگائی گئی۔

۹۔ شہر کی غیر مسلم آبادی کے حلقے مقرر کر کے احمدی احباب کی ڈیوٹیاں مقرر کی گئیں۔ تاکہ شہر میں کوئی غیر مسلم تبلیغ سے باہر نہ رہ جائے۔

۱۰۔ بڑے بڑے افسروں یا اعلیٰ حکام اور امراء کو بذریعہ ڈاک تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

۱۱۔ پانچ ہزار کی تعداد میں اشتہارات ٹریکٹ اور پمفلٹ اور ہینڈ بل وغیرہ جو کہ انگریزی ہندی گورمکھی۔ اور اردو زبان میں تھے۔ تقسیم کئے گئے۔

۱۲۔ احمدی مستورات نے غیر مسلم عورتوں میں انفرادی تبلیغ کی۔ اور مذکورہ بالا اشتہارات تقسیم کئے۔

۱۳۔ کارخانوں ملوں دوکانوں وغیرہ پر احباب بغرض تبلیغ گئے۔

۱۴۔ ریلوے اسٹیشن اور موٹروں کے اڈوں پر تبلیغ کے لئے دوست گئے۔

۱۵۔ میڈیکل سکول۔ خالصہ کالج۔ ہندو سبھا کالج کے ہوسٹلوں وغیرہ میں تبلیغ کے لئے ایک گروپ گیا۔

۱۶۔ دیہات اور مضافات میں تبلیغ کے لئے دوست گئے۔

۱۷۔ سراؤں، مسافر خانوں اور ہوٹلوں وغیرہ میں غیر ملکی غیر مسلم سوداگروں اور مسافروں اور سیاحوں وغیرہ کو تبلیغ کرنے کے لئے بھی ایک گروپ گیا۔

۱۸۔ بھٹوں۔ پنڈاوں۔ آڑھوں اور ٹھیکوں وغیرہ میں تبلیغ کے لئے بھی ایک گروپ گیا۔

الغرض ایسی تقسیم کی گئی کہ کوئی طبقہ تبلیغ سے باہر نہ رہ جائے۔ اس سکیم کے ماتحت تمام دوست دعا مانگ کر اپنے اپنے مقررہ اور تجویز شدہ حلقہ میں چلے گئے۔ سارا دن دوستوں نے تبلیغ کی۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے عواقب سے بے پرواہ ہو کر تبلیغ کی۔ سب سے پہلے ایسے لوگوں کے پاس خاکسار اور مولوی دل محمد صاحب گئے جو کہ اسلام اور سلسلہ کے اشد مخالف ہیں۔ آریہ سماجوں میں تڑکے تڑکے دوست گئے۔

اس بات کا ذکر بھی نہایت ضروری ہے کہ غیر مسلم حضرات بڑی خوش دلی اور محبت و تکریم سے پیش آئے۔ تبلیغی لٹریچر بڑی مسرت اور قدردانی سے قبول فرمایا۔ اطمینان سے باتیں سنیں اور کافی وقت دیا۔ چند ایک تبلیغی واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ پنڈت کرتار سنگھ صاحب فلاسفر جو کہ ہندی گورمکھی سنسکرت اور انگریزی کے بڑے فاضل ہیں۔ جب ان سے ملے۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ میں مسلمانوں کو لٹیرے ڈاکو بدمعاش رذیل وغیرہ جانتا تھا۔ اور آنحضرت کے متعلق بھی میرے خیالات اچھے نہ تھے۔ اور مسلمانی کا خلاصہ گاؤکشی ڈاکہ زنی مفلسی قلاشی اور وحشت اور جبر سے دین پھیلانا جانتا تھا۔ پہلے پہل میری نظر سے حضرت مرزا صاحب کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ ٹیچنگ آف اسلام گذرا۔ بار بار پڑھا۔ تو یکدم میرے خیال بدی سے نیکی کی طرف بدل گئے۔ اس دن سے مجھے اسلام اور آنحضرت اور احمدی جماعت سے بڑی عقیدت ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کو ایک بڑا الہاری بزرگ رشی مانتا ہوں۔ اور غیر احمدیوں کے رویہ کی بہت مذمت کی اور کہا کہ ہم نے تو حضرت مرزا صاحب کے طفیل اسلام کا صحیح فوٹو دیکھا ہے

۲۔ سنت مشرا سنگھ کے ڈیرہ پر ہمارے دوست گئے جو کہ سکھوں کی ایک مذہبی اعلیٰ تعلیم کی درس گاہ ہے۔ بڑے بڑے گرنتھی وہاں پڑھتے ہیں۔ جب ان کو گورمکھی ٹریکٹ (جو کہ امرتسر کی جماعت نے شائع کیا) "مہدی میرا صدا" دیا گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ واقعی ہمارے گرنتھ میں "مہدی" کی پیشگوئی موجود ہے۔ جو کہ چودھویں صدی میں آئے گا۔ اور وعدہ کیا۔ کہ ہم برکھے غور سے پڑھینگے۔ پھر پرگنہ بٹالہ کے گردوائی پیشگوئی کی تصدیق کی۔ آخر میں کہنے لگے معلوم ہوتا ہے آپ لوگ ہم کو بغیر احمدی بنائے چھوڑیں گے نہیں۔

۳۔ کبیر پنتھیوں کے استھان پر گئے تو انہوں نے کہا کہ اسلام تو صرف جبر اور گوشت خوری کی تعلیم دیتا ہے جب ہم نے اسلام کی خوبیاں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا ذکر کیا تو کہنے لگے زندگی بھر میں آج پہلی دفعہ اسلام کی سچی تعلیم ہمارے سامنے پیش کی گئی ہے۔

۴۔ لکشمی نرائن جی کا مندر جو کہ درگیانہ کے نام سے مشہور ہے۔ ہندوؤں کی بڑی مشہور مذہبی جگہ ہے۔ سینکڑوں سادھو سنت اور ہزاروں کی تعداد میں زائرین کی آمدورفت رہتی ہے، وہاں ہمارے دوست تبلیغ کرنے گئے۔ جب ان لوگوں میں "کرشن اوتار" کے اشتہارات تقسیم کئے۔ تو انہوں نے مزید حالات معلوم کئے۔ پھر ان کی خواہش پر ان کو ہندی گورمکھی لٹریچر دیا گیا۔ وہاں ایک سکھ سے سکھ مذہب کے اصول اور گورو نانک جی کی تعلیم پر ایک گھنٹہ مکالمہ ہوا۔ اور مولوی دل محمد صاحب نے آدھ گھنٹہ اسلام کی خوبیاں اور رواداری کی تعلیم اور غیر مسلموں سے اسلام کا سلوک بیان کیا

۵۔ احمدی مستورات نے غیر مسلم عورتوں کے گھروں میں جا کر بعض نے اپنے گھروں پر دعوت دے کر تبلیغ اسلام کی

۶۔ خاکسار کی اہلیہ نے اپنے مکان کی محلہ گلی میں جو کہ خالص ہندو آبادی ہے۔ گورمکھی ٹریکٹ "مہدی میرا صدا" تقسیم کیا۔ جب اور ہندو عورتوں کو پتہ لگا۔ تو انہوں نے شکوہ کیا کہ ہم کو کیوں نہیں دیا گیا۔ شام تک ان کے ہاں سے ٹریکٹ کے مطالبات آتے رہے۔ اور سب کو دیا گیا بعض نے تو خواہش کی۔ کہ اپنے مذہب کے متعلق ہندی گورمکھی کتابیں مطالعہ کے لئے دو۔

غیر احمدی ملانے اور مساجد کے درویش بازاروں میں مجنونانہ طور پر پھرتے تھے۔ بر ملا گالیاں دیتے اور احمدی اصحاب کے مکانوں اور دوکانوں کے آگے سیاپے کرتے اور دل آزار نعرے لگاتے ہوئے کوشش کرتے۔ کہ کسی طرح فساد ہو جائے۔ مگر احمدیوں نے ان کو بالکل مخاطب نہ کیا آخر ہندوؤں اور سکھوں کی لعنت ملامت اور احمدیوں کی کامیابی سے جل بھن کر ہمیشہ کے لئے راکھ ہو گئے۔

خدا وند تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ دن بہت کامیاب رہا۔

خاکسار۔ (سید) بہاول شاہ احمدی نائب مہتمم تبلیغ۔ کٹڑہ خزانہ امرتسر

لاہور میں ایک مذہبی کانفرنس

جمعیت "الاخوان" نے تحقیق حق کی غرض سے ایک مذہبی کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے مضمون زیر بحث "ہمارا مذہب اور مساوات" ہوگا۔ ہندوستان کے تمام مذہبی اداروں اور مقتدر

سرمہ نور افزا (رجسٹرڈ)

یہ بے نظیر سرمہ قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ بینائی کو قائم اور آنکھوں کو مختلف عوارض سے محفوظ رکھنے میں سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ آنکھوں کے جملہ امراض دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ خارش چشم۔ آنکھوں سے پانی آنا۔ لیسدار رطوبت کا نکلنا۔ پرانی سرخی۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ۔ غرض کل امراض کا واحد علاج ہے جو لوگ کثرت مطالعہ اور باریک بینی سے قوت بینائی کمزور کر بیٹھے ہوں یا عینک کے عادی ہو کر قدرتی طاقت کو بیکار کر دیا ہو۔ انہیں اس سرمہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیئے۔ یہ سرمہ جملہ شکایات چشم دور کر کے آئندہ آنے والے عوارض سے آنکھ کو محفوظ رکھتا ہے جن کی نظر روز بروز کمزور ہوتی ہو۔ وہ اس سرمہ کے استعمال سے زائل شدہ طاقت کو بحال کر لیں۔ اس بے نظیر سرمہ کے استعمال کے بعد آپ کو انشاء اللہ پھر کسی اور سرمہ کی تلاش نہ رہے گی۔

قیمت فی تولہ دو روپیہ (عہ)

پتہ

عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رفاقی قادیان (پنجاب)

اعلان

میں عرصہ دراز سے مستورات کا علاج خدا کے فضل سے کامیابی سے کر رہی ہوں۔ میں بوڑھی عورت ہوں۔ اور بے اولاد عورتوں [illegible]

[illegible]

چار "مقبول" تحفے

جن کا ہر گھر میں ہر وقت موجود رہنا ضروری ہے

زندک
قیمت فی پیکٹ ۱۰ /
پوسٹیج ۵ /

پھوڑے۔ پھنسی۔ چوٹ۔ موچ۔ ناسور۔ بواسیر۔ داد اور بھاجے وغیرہ جلدی امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ زندک کا ایک پیکٹ ہر گھر میں ہر وقت موجود رہنا چاہیئے۔

رائل ہیئر ڈائی
خضاب شاہی
قیمت فی پیکٹ ۱۰ /
پوسٹیج ۵ /

ہمارا دعویٰ ہے کہ جس قدر اب تک خضاب تیار کئے گئے ہیں یہ خضاب ان سب سے بہتر ہے۔ یہ بالوں کو ملائم چمکدار کرتا ہے۔ اور ایسا طبعی رنگ دیتا ہے۔ کہ کوئی نہیں بتا سکتا۔ کہ خضاب لگا ہے۔ جلد پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ الغرض ایک نادر چیز ہے۔

مقبول یونیورسل بام
قیمت فی شیشی ۸ /
پوسٹیج ۵ /

سر درد۔ جوڑوں کے درد۔ کمر درد۔ سینے کی درد اور اسی قسم کی تمام دوسری دردوں کیلئے مجرب ثابت ہو چکی ہے۔ زکام اور کھانسی کو دفع کرتی ہے۔ سردی کی بیماریوں میں خارجی استعمال کے لئے اپنی نظیر آپ ہے۔

مقبول سپیشل آئی ڈراپ
آنکھ کا لوشن
قیمت فی شیشی ۱۰ /
پوسٹیج ۵ /

آشوب چشم۔ ورم۔ سوزش۔ نزول الماء آنکھوں سے پیپ خارج ہونا وغیرہ امراض کیلئے اور عام طور پر آنکھوں کو صاف رکھنے اور قوت بینائی کو ترقی دینے کیلئے عدیم المثال ہے۔ بچوں کی امراض چشم کے لئے خصوصیت کے ساتھ مفید ہے۔

نوٹ:۔ چاروں چیزیں ایک ساتھ منگوانے پر محصول ڈاک معاف۔ (ملنے کا پتہ)

مقبول ایجنسی بمبئی ۳

تجارت سے فارغ البالی! بیکاری سے خوشحالی!

اگر آپ بیکاری میں مبتلا ہیں۔ یا اپنی موجودہ آمدنی کو تجارت کے ذریعہ بڑھانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنے ہی علاقہ میں کر معقول مفاد پر کارپوریشن ہذا کی ایجنسی یا ملازمت چاہتے ہیں اگر آپ دنیا کے کسی ملک میں برائے حصول معاش یا دیگر کسی غرض سے جانا چاہتے ہیں۔ اور اس ضمن میں ضروری معلومات اور سہولتیں چاہتے ہیں۔ اگر آپ دنیا کی کسی مارکیٹ یا منڈی سے تجارتی تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح کئی فوائد سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی کارپوریشن ہذا کے ممبروں کی فہرست میں اپنا نام درج کرا لیں۔ فیس ممبری صرف دو روپے سہ ماہی ہے جو کہ درخواست ممبری کے ہمراہ آنے چاہئیں۔ اور درخواست ممبری ایک چھپے شدہ فارم پر کرنا چاہیئے۔ جو کہ اکہرہ پیسہ ادا کر کے دفتر ہذا سے لیا جا سکتا ہے۔ مفصل قواعد مفت طلب کریں۔

دی کمرشل اینڈ انڈسٹریل کارپوریشن

کارپوریشن چیمبرز۔ کتاب محل فورٹ بمبئی

سکینڈ ہینڈ کتب کا لاثانی ذخیرہ

ہم سے انگریزی زبان میں ہر قسم کے علم و فن کی کتب قسم قسم کے اچھوتے ناول افسانے اور قصے کہانیوں کی کتابیں جو آئے دن چھپتی رہتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ امریکہ و انگلستان کے بڑے بڑے مشہور اور بلند پایہ علمی ادبی اور افسانہ نویسی کے رسالے و میگزین ہر وقت سکینڈ ہینڈ مل سکتے ہیں۔ تمام مال بالکل نئے کا سا ہوتا ہے۔ مگر قیمت میں نہایت ہی ارزاں دیا جاتا ہے۔ جو کتاب یا رسالہ موجود نہ ہو۔ اسے حتی الوسع مہیا کیا جاتا ہے۔ مطالعہ کے لئے مفید کتب کے متعلق بہترین مشورہ بھی دیا جاتا ہے۔

دی گریٹ ویسٹ اینڈ سکینڈ ہینڈ بک سٹورز

کتاب محل فورٹ بمبئی

نوٹ:۔ پتہ انگریزی میں لکھا جائے۔

ضرورت رشتہ

ایک باعزت گھر کی بالغہ بہمہ صفت موصوف ہندوستانی لڑکی کے واسطے رشتہ درکار ہے۔ خواہشمند اپنے حالات لکھ کر معرفت شیخ عبد الرشید صاحب امیر جماعت احمدیہ میرٹھ محلہ رنگ سازان خط و کتابت کریں۔

208

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران

جماعت احمدیہ سونگڑہ نے حسب ذیل اصحاب کو مقامی انجمن کے اراکین مقرر کیا ہے۔ جس کی یکم جنوری ۱۹۳۳ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء تک منظوری دی جاتی ہے۔

پریذیڈنٹ	مولوی سید ضیاء الحق صاحب
جنرل سکرٹری	مولوی سید محمد احمد صاحب
سکرٹری مال	منشی سید غلام رسول صاحب
سکرٹری تبلیغ	مولوی سید عبد الحکیم صاحب
محاسب	مولوی سید فیاض الدین صاحب
سکرٹری وصایا	مولوی سید اختر الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	مولوی سید ضیاء الحق صاحب

ناظر اعلیٰ

تقرر امیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مولوی محمد تقی صاحب کو ۱۲ مارچ ۱۹۳۳ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک جماعت احمدیہ سنور کا امیر منظور فرمایا ہے۔ ناظر اعلیٰ

بجٹ پورا کرنیکے متعلق قابل تعریف کوشش

میں نے ماہ جنوری و فروری ۱۹۳۳ء میں عہدہ داران جماعت و نمایندگان مجلس مشاورت کو خاص طور پر تاکید کی تھی۔ کہ بے قاعدہ چندہ دینے والوں۔ اور باشرح چندہ نہ دینے والوں یا چندہ بالکل نہ دیتے ہوں۔ ان سے چندہ کی وصولی کے انتظام کریں۔ تا بجٹ کے مطابق چندہ میں جو کمی ہے۔ اور جس کی وجہ سے مرکزی کاروبار میں حرج واقعہ ہو رہا ہے۔ دور ہو سکے۔ اس [illegible] میں جن احباب نے قابل تعریف کوشش کی ہے۔ ان کی رپورٹوں کا خلاصہ شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) میاں اللہ دیا صاحب جنرل سکرٹری شاہدرہ لکھتے ہیں کہ حکیم احمد الدین صاحب امیر جماعت نے تمام جماعت کو جمع کر کے بیت المال کی ۱۲ جنوری والی چٹھی پڑھ کر سنائی۔ جس پر تمام بقایا داران نے بقایا ادا کرنے کا وعدہ کیا اور بقایا کی اقساط مقرر کر دیں۔ وصولی چندہ کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔

(۲) محاسب صاحب انجمن احمدیہ بھٹنڈہ نے اطلاع دی ہے کہ ہم اپنی جماعت کے بقایا داروں سے جلد بقایا وصول کر کے داخل خزانہ کر دینگے۔

(۳) فنانشل سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ دہلی کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ انہوں نے اب تک بجٹ سے بقدر مبلغ ۱۳۶/۸/- سے زیادہ داخل کر دیئے ہیں۔ یعنی انجمن احمدیہ دہلی نو/۸/۱۵۲۴ داخل خزانہ کر چکی ہے۔

(۴) فنانشل سکرٹری احمد آباد ضلع لائل پور کی رپورٹ سے واضح ہے۔ کہ نو ماہ کے بجٹ ۵۸/۲/- کے مقابلہ میں اس جماعت نے -/۶/۸۴ داخل کرائے۔ اور مبلغ ۱۶ جماعت سے بقایا وصول کر کے داخل کئے ہیں۔

(۵) مولوی مسیح الدین صاحب فنانشل سکرٹری جماعت احمدیہ لنڈی کوتل بمقابلہ بجٹ سالانہ -/۹۶۰ روپیہ کے ۹ ماہ میں مبلغ -/۳۸۸ داخل خزانہ کر چکے ہیں۔ اور سال ختم پر تمام بجٹ پورا کرنے کا وعدہ فرماتے ہیں۔

(۶) مولوی محمد ابراہیم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ چک ۶ ضلع منٹگمری نے اطلاع دی ہے۔ کہ بیت المال کی تحریک پر ہماری جماعت نے وعدہ کیا ہے۔ کہ چندہ کا بقایا مجلس مشاورت سے پہلے ادا کریں گے۔

(۷) مولوی نور محمد صاحب سکرٹری مال سید والہ ضلع شیخوپورہ نے تحریر کیا ہے۔ کہ مبلغ لعہ چندہ وصول کر کے ارسال کر دیا ہے باقی بقایا ماہ مارچ میں ادا کرنے کی کوشش جاری ہے۔

(۸) انسپکٹر بیت المال کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ قلعہ صوبا سنگھ کی جماعت نے بجٹ کے مطابق چندہ عام داخل کرا دیا ہے۔ صرف چندہ جلسہ سالانہ کا بقایا جو عنقریب ادا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

(۹) سکرٹری انجمن احمدیہ لبوناں وڈالہ نے رپورٹ کی ہے کہ اس جماعت نے بجٹ کے مطابق ۹ ماہ کا چندہ پورا کر دیا ہے۔

(۱۰) چوہدری چھجو خاں صاحب امیر جماعت [illegible] وعدہ فرماتے ہیں۔ کہ سال تمام تک بجٹ پورا کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

(۱۱) میاں خلیل الرحمن صاحب آگرہ سے لکھتے ہیں۔ کہ میں بقایا داروں سے بقایا کی وصولی کی کوشش میں لگا ہوا ہوں۔

(۱۲) برادرم ولی اللہ صاحب پونا سے لکھا ہے۔ کہ ہم نے فروری ۱۹۳۳ء تک چندہ کا حساب صاف کر دیا ہے۔

(۱۳) چوہدری غلام حیدر صاحب فنانشل سکرٹری چک ۱۹ ضلع سرگودہا نے یقین دلایا ہے۔ کہ بقایا جلد وصول کر کے داخل کرایا جائیگا۔

(۱۴) شیخ چراغ دین صاحب فنانشل سکرٹری گوردا سپور لکھتے ہیں۔ کہ ۹ ماہ کا بجٹ پورا کر کے مبلغ [illegible] زائد داخل کرا دے ہیں۔ جن احباب نے اپنی کوشش کے متعلق تا حال کوئی اطلاع [illegible]

ایک مفید رسالہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم الشان شہادت کے نام سے ایک ٹریکٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ جس میں حضرت خواجہ صاحبؒ کی تمام وہ تحریرات جمع کر دی گئی ہیں۔ جن میں انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے۔ حضرت خواجہ صاحب مرحوم کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ آپ چاچڑاں شریف ریاست بہاولپور کے گدی نشین تھے اور ایک نہایت باعمل بزرگ تھے اور اسی وجہ سے نواب صاحب بہاولپور آپ سے رشتہ ارادت رکھتے تھے۔ اضلاع ملتان مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خاں اور ریاست بہاولپور میں حضرت خواجہ صاحبؒ کے ہزاروں لاکھوں عقیدتمند ہیں ان اضلاع کے احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ یہ ٹریکٹ منگوا کر بکثرت تقسیم کریں۔ تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے ۲۸۰ صفحے کا ٹریکٹ ہے۔ چار روپے سینکڑہ دفتر دعوۃ و تبلیغ سے منگا لیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ایک آنریری مبلغ

ڈاکٹر محمد احسان صاحب کو جو ہمارے آنریری مبلغ ہیں۔ آج کل نتھ گڑھ چوڑیاں کے علاقہ میں لگایا گیا ہے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر بیچہ کلاں ہو گا۔ ارد گرد کی جماعتیں ان سے دینی اور جسمانی طور پر مستفیض ہوں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

وصایا کے متعلق اعلان ضروری

جمیع سکرٹری صاحبان وصایا۔ و انسپکٹر صاحبان وصایا و امراء جماعت و دیگر کارکنان سلسلہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ وصیت کا فارم بھیجتے وقت مندرجہ ذیل امور کی تعمیل ضرور فرمایا کریں تاکہ تکمیل وصیت میں دیر نہ ہو۔

۱۔ وصیت مقررہ فارم پر ہو۔ (۲) مضمون وصیت مطابق مسودہ ہو۔ (۳) گواہ خصوصاً موصی ہوں۔ یا کارکن سلسلہ (۴) مستورات کی وصیت پر شہادت خاوند کی ضرور ہو۔ بیوہ کی حالت میں اس کے بیٹے یا اس کے وارث کی ہو۔ (۵) تصدیقی فارم اور چندہ شرط اول حسب حیثیت اعلان وصیت پہلے ضرور ساتھ ہی بھیجا کریں۔ پہلے ہم [illegible] تھے۔ مگر اب اخبار والوں نے انکار کر دیا ہے کہ اتنی اجرت میں شائع نہیں کر سکتے۔ اور مجلس نے یہ فی وصیت منظور کر لیا ہے۔ اس سے بہت دیر ہو جاتی ہے (۶) تصدیقی فارم [illegible]

209

اصلی ممیرا

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولانا حکیم نورالدین خلیفہ اول رضؓ یہ سُرمہ ککروں جالا - پھولا - پڑبال - پانی جاری رہتا ہو - نظر کمزور ہو یا آنکھ دکھتی ہو - سفیدی ہو یا سُرخی خارش دھند ہو - غرض امراض چشم کے واسطے نہایت مفید ثابت ہے - اور یہ شرط ہے کہ اگر کسی نے ایک دو ہفتہ استعمال کیا - اور اس میں یہ خوبیاں نہ پائیں تو سرمہ واپس کریں قیمت سرمہ کی میں واپس کردونگا - استعمال صبح وشام دو دو سلائیاں لگایا کریں - یا فقط شام کے وقت استعمال کریں - بلاناغہ قیمت قسم اعلیٰ دو روپے قسم دوم ایک روپیہ قسم سوم ۸ فی تولہ - رت سلاجیت مومیائی میرے پاس اول درجہ کی ہے - یہ دوائی نوّے فیصدی بیماری کے واسطے اکسیر ہے - نوٹ: قسم اول درجہ ۱۲ قسم دوم ۸ ر - یہ سرمہ ممیرا مصدقہ قریباً اٹھارہ ہزار روپیہ کا ہم نے فروخت کیا ہے تجربہ میں نہایت مفید پایا ہے

المشتہر:- احمد نور کابلی مقام قادیان - پنجاب

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

ہمارے ولایتی - امریکن - جاپانی - انڈین کٹ پیس پارچہ کی تجارت قلیل سرمایہ سے ہر جگہ چلنے والی ہے - بیوپاریوں کی سہولت کیلئے چھوٹی چھوٹی گانٹھیں تین سو دو سو اور یکصد روپیہ کی بھیجی جاتی ہیں - جن میں زنانہ و مردانہ ضرورت کا ہر قسم کا پارچہ ہوتا ہے موسم بہار اور موسم گرما کا تازہ مال آگیا ہے - ذاتی ضرورت کے لئے پچاس روپیہ کا بنڈل منگوائیے - چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہیے - امریکن کمرشل کمپنی (رجسٹرڈ) لمبئی ۱۱

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

تعطیلات ایسٹر کی رعایت

ایسٹر کی تعطیلات کے لئے واپسی ٹکٹ جو یکم مئی ۱۹۲۳ء تک کار آمد ہونگے - یکم لغایت ۷ اپریل ۱۹۲۳ء این ڈبلیو آر کے تمام سٹیشنوں کے مندرجہ ذیل شرح پر مل سکینگے - بشرطیکہ یکطرفہ سفر سو میل سے زیادہ کا ہو - یا ایک سو ایک میل کا کرایہ ادا کر دیا جائے۔

فرسٹ وسیکنڈ کلاس	ایک سالم اور ⅓ کرایہ
انٹر	" " " ½ "
تھرڈ	" " " ¾ "

ہیڈ کوارٹرس آفس لاہور۔ ۱۱ مارچ ۲۳ء

چیف کمرشیل مینجر

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے،

لہٰذا آپ کو بھی یہ بہترین موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئیے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا - گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی - کہ زیادہ مطالعہ سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا - اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں کچھ سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا - مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

یہ موتی سرمہ ضعف بصر - ککرے - جلن، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، کوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند وغیرہ، غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے قیمت فی تولہ ۱ محصولڈاک علاوہ

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوّی دوا ہے

دل میں نئی امنگ اعضا میں نئی ترنگ - دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا، بوڑھے کو جوان اور جوان کو نوجوان بنانا اس اکسیر کا ادنیٰ کرشمہ ہے - آپ اکسیر البدن استعمال کر کے اپنے اندر طاقت کا بھاری ذخیرہ جمع کر سکتے ہیں - قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپے - علاوہ محصولڈاک

حکیم صاحبان تو اکسیر البدن کو ہی ترجیح دیتے ہیں - جناب مولانا حکیم قطب الدین صاحب جو قادیان میں سب سے پرانے اور تجربہ کار حکیم ہیں، وہ اکسیر البدن کے متعلق اپنا تجربہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ "مجھے کمزوری کی وجہ سے کمر درد کی سخت شکایت تھی - یہاں تک کہ اٹھنے بیٹھنے میں بھی سخت لاچار تھا آپکی دوا اکسیر البدن کے استعمال کے بعد میری صحت بہت اچھی ہو گئی - واقعی یہ دوا مقوی اعصاب مقوی دماغ اور مقوی جسم و باہ ہے"

ملنے کا پتہ:- مینجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور، پنجاب،

امرت دھارا کے بتیسویں ۳۲ سالانہ جلسہ کے موقع پر

ماہ مارچ میں

کل ادویات وکتب نصف قیمت پر مل رہی ہیں

امرت دھارا میں ۲۵ فیصدی کی رعایت ہوگی

جلد از جلد فہرست رعایتی طلب کیجئے - جو کارڈ ملنے پر مفت روانہ کی جاوے گی

ملنے کا پتہ

مینجر امرت دھارا ۱۹۲۳ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

وائیٹ پیپر جو ہندوستان کے آئندہ نظام حکومت کے متعلق ملک معظم کی حکومت کی تجاویز پر مشتمل ہے۔ ۱۷ مارچ کو ہندوستان اور انگلستان میں بیک وقت شائع کر دیا گیا۔ یہ تقریباً ۱۲۰ صفحات کی دستاویز ہے اور تین حصوں میں منقسم پہلے حصہ میں دیباچہ ہے۔ دوسرے حصہ میں اصل تجاویز درج ہیں اور تیسرے حصہ میں مختلف ضمیمے ہیں۔ جو منجملہ دیگر امور کے مرکزی اور صوبجاتی ایوان ہائے مجالس وضع آئین۔ حق رائے دہی کی قابلیتوں اور اختیارات قانون سازی کی فہرستوں پر مشتمل ہیں۔ جیسا کہ توقع تھی۔ وائٹ پیپر کے ضروری امور اپنی عمومی حیثیت میں زیادہ تر گول میز کانفرنس کے نتائج پر مشتمل ہیں۔ ابتدائی پیراگراف میں اس امر کا ذکر کیا گیا ہے کہ حکومت کا ارادہ ہے کہ پارلیمنٹ کو جائنٹ سلیکٹ کمیٹی مرتب کرنے کیلئے مدعو کرے۔ جو ہندوستانی نمائندوں کے مشورہ سے کتاب ابیض پر غور کرے گی اور جب یہ رپورٹ پیش ہو جائیگی تو ملک معظم کی حکومت کا فرض ہوگا۔ کہ وہ پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش کرے۔ جو حکومت کی قطعی تجاویز پر مشتمل ہوگا۔ اس امر کی بھی وضاحت کر دی گئی ہے کہ کتاب ابیض میں جو عبارت استعمال کی گئی ہے ضروری نہیں کہ وہی عبارت مسودہ قانون میں استعمال کی جائے۔ اس نظام حکومت میں فیڈریشن کا قیام بعض شرائط سے مشروط ہے۔ اول یہ کہ کم از کم اتنے والیان ریاست فیڈریشن میں شامل ہونے کے متعلق رضامندی کا اظہار کر دیں جو ہندوستانی ریاستوں کی نصف آبادی کے نمائندے ہوں ثانیاً پارلیمنٹ کے دونوں ایوان ملک معظم کی خدمت میں گذارش پیش کریں۔ کہ فیڈریشن کے قیام کے متعلق اعلان فرمایا جائے۔ مرکزی حکومت میں بھی اولاً دو عملی قائم کی گئی ہے۔ ثانیاً گورنر جنرل کو نہایت وسیع اور ہمہ گیر اختیارات دئے گئے ہیں۔ یہی حالت صوبوں میں گورنروں کے اختیارات کی ہے۔ اور گورنروں کو صوبوں میں اتنے ہی وسیع اختیارات دئے گئے ہیں۔ جتنے گورنر جنرل کو ہندوستان کے تعلق میں ملے ہیں۔ گورنر جنرل کی تنخواہ اسمبلی یا کونسل کے ووٹ کے ماتحت نہیں ہوگی۔ ڈیفنس اور غیر ملکی معاملات کا انتظام گورنر جنرل براہ راست کرے گا گورنر جنرل جس قسم کا آرڈی ننس چاہے گا بنا سکیگا۔ فیڈرل اسمبلی میں کل تین سو پچہتر نشستیں ہونگی۔ جن میں سے ڈیڑھ سو ریاستوں کے لئے مخصوص ہونگی۔ سندھ اور اڑیسہ کو علیحدہ صوبہ بنا دیا جائیگا۔ مسلمانوں کے اہم مطالبات میں سے جو باقی تھے۔ ان میں سے ایک بھی نہیں پورا کیا گیا۔ مثلاً بلوچستان کو جدید نظام سے متمتع کا موقعہ نہیں دیا گیا۔ ملازمتوں کے تعلق میں مسلمانوں کے تناسب کا فیصلہ نہیں ہوا۔ ہائیکورٹوں کو صوبجاتی حکومتوں کے ماتحت رکھنے کا مطالبہ بھی پورا نہیں ہوا۔ بنیادی حقوق کے متعلق بھی جو کچھ لکھا گیا ہے مسلمانوں کے مطالبات کے مطابق نہیں۔ چار آنے قیمت پر یہ کتاب مینیجر گورنمنٹ آف انڈیا پریس دہلی سے مل سکتی ہے۔ ضروری خلاصہ

مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ اور ایگزیکٹو بورڈ کے دو اہم اجلاس ۲۵۔ اور ۲۶ مارچ کو دہلی میں منعقد ہونگے۔ جن میں کتاب ابیض پر غور کیا جائیگا۔

آئرش فری سٹیٹ پارلیمنٹ کے ایوان اعلیٰ نے ۱۶ آرا کے مقابلہ میں ۴۷ آرا کی اکثریت سے حلف وفاداری منسوخ کرنے کا مسودہ قانون مسترد کر دیا ہے اور اس کی جگہ یہ ترمیم منظور کی ہے۔ کہ انگلستان اور آئرلینڈ کے درمیان گفت و شنید کے ذریعہ باہمی سمجھوتہ کیا جائے۔

پاؤنیر کے ایک سپیشل نامہ نگار نے روس میں خدا کی ہستی کے خلاف جاری شدہ تحریک کے تازہ حالات ارسال کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اس وقت تک ۱۴ لاکھ ۲۶ ہزار آدمیوں کو محض خدا کی ہستی کے قائل ہونے کے جرم میں پھانسی کی سزا دی جا چکی ہے۔

بنگال پولیس کے محکمہ جات سراغرسانی سوائے علی پور اور ہوڑہ کے تخفیف کمیٹی کی سفارش کی تعمیل میں یکم اپریل سے بند کر دئے جائینگے

مہاراجہ کشمیر نے مہاراج کمار کرن سنگھ کی سالگرہ کی تقریب پر پبلک جلسوں اور جلوسوں سے ہر قسم کی پابندی ۱۷ مارچ سے دور کر دی ہے۔

آئرلینڈ کی پارلیمنٹ نے ۱۷ مارچ کو ۳۹ کے مقابلہ میں ۷۰ ووٹوں کی اکثریت سے یہ بل پاس کر دیا ہے۔ کہ سالانہ خراج کا روپیہ جو اس وقت باہمی معاہدہ کی امید میں علیحدہ جمع کیا جاتا رہا ہے آئندہ باقاعدہ حکومت کے مصرف میں لایا جائے۔ کیونکہ برطانیہ کے ساتھ اس سوال پر معاہدہ ہونے کی کوئی امید نہیں۔

روسی گورنمنٹ کے پریذیڈنٹ ایم سٹیلن نے ماسکو میں فوجی جرنیلوں کی ایک مجلس میں اعلان کیا ہے کہ روس نے پچھلے چند سالوں میں اس قدر جنگی تیاری کر لی ہے کہ آج وہ جنگ میں کودنے کے لئے تیار ہے۔ اگر ہم تیاری نہ کرتے تو یورپ کے سرمایہ دار ممالک ہم پر حملہ کر دیتے۔ اور آج ہماری وہی حالت ہوتی جو چین کی ہو رہی ہے۔ ہم خود کسی پر حملہ نہیں کریں گے۔ مگر جو ہمارے حقوق پر چھاپہ مارےگا۔ ہم اس کے خلاف لڑ رہے ہو جائیں گے۔

ریاست الور کے انگریز سپیشل کمشنر مقیم کشن گڑھ نے تجارا۔ کشن گڑھ۔ رام گڑھ اور لچھمن گڑھ چار شورش زدہ نظامتوں کے میواتیوں سے محصول جنگی عارضی طور پر ہٹا دیا ہے زراعتی اجناس کا محصول برآمد بھی عارضی طور پر دور کر دیا ہے نیز اعلان کیا ہے کہ مذہبی تعلیم آزادانہ طور پر دی جا سکے گی اور خالص مذہبی سکول کھولنے کے لئے اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ البتہ دس دن پہلے سکول کھولنے کے ارادہ سے مطلع کرنا پڑے گا۔

گورنمنٹ کی طرف سے پنجاب کونسل میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر نے وائٹ پیپر پر بحث کرنے کے لئے ۲۸ مارچ کا دن مقرر کیا ہے۔ اسمبلی میں بھی ۲۷۔ ۲۸ مارچ کو اس پر بحث ہوگی

کتاب ابیض کی اشاعت پر رائے زنی کرتے ہوئے انگریزی اخبارات میں سے "ہندوستان ٹائمز" نے لکھا ہے۔ کہ مرتبہ سکیم آئندہ ترقی کا ایک مذاق ہے۔ "پاؤنیر" نے لکھا ہے کہ بڑے بڑے زمینداروں کی یکسر محرومی اور تعلقہ داروں کی ناکافی نمائندگی نہایت ہی اہم اور جائز اعتراضات کا موجب ثابت ہوگی۔ "بمبئی کرانیکل" رقمطراز ہے کہ اس نفرت انگیز تحریر کی ناقابل قبول اور بدتر دفعات کو اس نیت سے ترتیب نہیں دیا گیا۔ کہ ہندوستانیوں کے ساتھ مواعید کا ایفا کیا جائے بلکہ اس مقصد کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کا نظم و نسق بدستور وہائیٹ ہال کے جابرانہ ہاتھوں میں محفوظ رہے۔ "لیڈر" لکھتا ہے۔ ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ہم نے اس تحریر کو اطمینان و مسرت سے پڑھا ہے۔ "ٹریبیون" لکھتا ہے۔ ہندوستان کی زیادہ سے زیادہ اعتدال پسند جماعت کے لئے بھی سفید کاغذ ناقابل قبول ہے۔ "ڈیلی ہیرلڈ" لکھتا ہے یہ تجاویز بعض حالات میں حد درجہ رجعت پسندانہ ہیں "لبرٹی" لکھتا ہے۔ وائٹ پیپر کا اثر سخت بے چینی غصہ اور مایوسی کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ "جریدہ مسلمان" لکھتا ہے۔ یہ دستاویز ہندوستان کی سیاسی خواہشات کے کامل طور پر منافی ہے۔

سونے چاندی کا نرخ امرتسر کے بازار صرافہ میں ۱۸ مارچ کو حسب ذیل تھا۔ سونا ولایتی ۳۲ روپیہ ۶ ر تولہ۔ سونا نیشنل بنک ۳۰ روپیہ ۸ ر۔ سونا دیسی ۳۰ روپیہ ۶ ر سونا معاہدہ ۳۰ روپیہ ۶ ر۔ چاندی ولایتی ۵۶ روپیہ ۸ ر۔ چاندی دیسی ۵۶ روپیہ ۸ ر۔ چاندی تھوبی ۵۴ روپیہ ۸ ر۔ چاندی معاہدہ ۵۴ روپیہ ۸ ر۔ پونڈ ۱۸ روپیہ ۱۰ ۔

صوبہ سرحد کی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ لڑکیوں کی

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان [illegible] سے [illegible] شائع کیا [illegible]